حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ)

1۔ نام و نسب اور ابتدائی حالات

اصل نام: عبداللہ بن قیس۔

کنیت: ابو موسیٰ۔

خاندان: آپ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ قحطان کے خاندان "اشعر" سے تھا۔

قبولِ اسلام: آپ یمن سے مکہ آئے، اسلام کی دعوت سنی اور متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ پھر واپس یمن جا کر اپنے خاندان میں اسلام کی تبلیغ کی۔

2۔ غزوات اور فوجی خدمات

مہمِ اوطاس: رسول اللہ ﷺ نے جب اوطاس کی طرف لشکر بھیجا تو آپ اس میں شامل تھے۔ سپہ سالار حضرت ابو عامر اشعریؓ کی شہادت کے بعد آپ نے خود قیادت سنبھالی اور فتح حاصل کی۔

جنگی مہارت: اہواز، نہاوند اور اصفہان کی فتوحات میں آپ نے اپنی جنگی مہارت کی بنیاد پر اسلامی سلطنت میں بڑا نام پیدا کیا۔

3۔ دورِ خلافت میں خدمات (انتظامی خدمات)

آپ نے چاروں خلفائے راشدین کے دور میں اہم عہدوں پر کام کیا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور: آپ یمن کے علاقوں کے امیر رہے اور مرتدین کے خلاف بہادری سے لڑے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا دور: آپ کو بصرہ کا امیر (گورنر) مقرر کیا گیا۔ آپ نے یہاں سیاست اور انتظامِ حکومت میں بہت نام کمایا۔

حضرت عثمان غنیؓ کا دور: خلیفہِ وقت نے آپ کو بصرہ کا والی برقرار رکھا۔

حضرت علیؓ کا دور: آپ ابتدا میں بصرہ کے حاکم رہے، پھر سیاسی معاملات سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

4. علمی مقام اور خوش الحانی (خصوصیات)

تلاوتِ قرآن: آپ کی آواز انتہائی سریلی اور خوش الحان تھی۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کی تلاوت سن کر فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت داؤد (علیہ السلام) کی سی خوش الحانی سے نوازا ہے۔"

حضرت عمرؓ کی محبت: حضرت عمر فاروقؓ آپ سے فرمائش کر کے قرآن سنا کرتے تھے۔

حدیث: آپ سے 360 احادیث مروی ہیں۔

ذہانت: آپ انتہائی ذہین، وفطین اور پیچیدہ معاملات کو سلجھانے والے مدبر انسان تھے۔

5. وفات

تاریخِ وفات: آپ 44 ہجری میں اس دارِ فانی سے رخصت فرما گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ)

1. نام و نسب اور کنیت

نام: عبداللہ۔ (اسلام سے قبل آپ کا نام "العاص" تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے بدل کر عبداللہ رکھا)۔

والد: مشہور صحابی اور فاتحِ مصر حضرت عمرو بن العاصؓ۔

کنیت: آپ کی مشہور کنیتیں ابو محمد، ابو عبدالرحمن اور ابو نصیر ہیں۔

2. علمی کمالات اور حدیث کی تدوین

امتحان کے لیے یہ حصہ سب سے اہم ہے:

صحیفہ صادقہ: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی باتوں اور ارشادات کو ایک مجموعے کی شکل میں جمع کیا تھا، جس کا نام آپ نے "صحیفہ صادقہ" رکھا تھا۔ آپ کو یہ مجموعہ بے حد عزیز تھا۔

حدیث لکھنے کی اجازت: جب قریش کے بعض لوگوں نے آپ کو حدیثیں لکھنے سے منع کیا (یہ کہہ کر کہ آپ ﷺ کبھی غصے میں ہوتے ہیں)، تو نبی کریم ﷺ نے اپنے دہنِ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "لکھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

کثیر الروایت: حضرت ابو ہریرہؓ خود اعتراف کرتے تھے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد تھیں کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔

3. عبادت اور تلاوت

کثرتِ عبادت: آپ دن کو روزے رکھتے اور رات بھر عبادت کرتے تھے۔

شوقِ تلاوت: آپ تلاوتِ قرآن کے اتنے شوقین تھے کہ ہر تیسرے دن قرآن ختم کرلیا کرتے تھے۔

4. لسانی مہارت (زبانیں)

آپ اپنی مادری زبان (عربی) کے علاوہ سریانی زبان میں بھی دسترس رکھتے تھے اور آپ نے توریت وانجیل کا بھی مطالعہ کرر کھا تھا۔

5. فوجی وانتظامی خدمات

غزوات: آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔

فتوحات: آپ نے شام کی فتح اور جنگِ یرموک میں نہایت جانبازی سے حصہ لیا۔ جنگِ یرموک میں آپ کے والد حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنا علمِ قیادت (جھنڈا) آپ ہی کے ہاتھ میں دیا تھا۔

6. وفات

تاریخِ وفات: آپ نے 65 ہجری میں فسطاط (مصر) میں وفات پائی۔

عمر: وفات کے وقت آپ کی عمر 92 برس تھی۔

حضرت عمرو بن امیہ (رضی اللہ عنہ)

1۔نام و نسب اور القابات

نام: عمرو بن امیہ۔

کنیت: ابو امیہ۔

پہچان: آپ عرب کے بہادر، جرات منداور انتہائی ذہین و فطین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔قریشِ مکہ بھی آپ کی ذہانت کے معترف تھے۔

.2قبولِ اسلام اور ابتدائی خدمات

قبولِ اسلام: آپ نے غزوہ احد کے بعد اسلام قبول کیا۔

بئرِ معونہ کا واقعہ: اسلام لانے کے بعد آپ سب سے پہلے مہم "بئرِ معونہ" میں شریک ہوئے۔اس مہم میں قبیلہ عصبہ اور رعل وغیرہ نے بد عہدی کر کے 70 قاریوں کو شہید کر دیا تھا۔صرف حضرت عمرو بن امیہؓ زندہ بچے تھے جنھیں دشمن نے قید کر لیا تھا، لیکن بعد میں رہا کر دیا گیا۔

.3اہم سفارتی اور خاص مہمات

رسول اللہ ﷺ آپ کی ذہانت کی وجہ سے آپ کے سپرد اہم امور فرماتے تھے

مکہ کی مہم: حضور ﷺ نے آپ کو حضرت خبیبؓ کی لاش لانے کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا تھا۔

شاہِ حبشہ (نجاشی) کے پاس سفارت: 6 ہجری میں آپ ﷺ نے آپ کو شاہِ حبشہ کے پاس دعوتِ اسلام کا خط دے کر بھیجا۔

مہاجرینِ حبشہ کی واپسی: آپ ہی کی ذمہ داری لگائی گئی کہ حبشہ میں موجود مسلمانوں کو بحفاظت مدینہ منورہ لائیں۔

نکاح کا پیغام: حضور ﷺ نے حضرت ام حبیبہؓ (جو اس وقت حبشہ میں تھیں) سے نکاح کا پیغام بھی آپ ہی کے ہاتھ بھیجا تھا۔

.4 علمی مقام اور اولاد

روایتِ حدیث: آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں جو کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔

اولاد: آپ کے تین صاحبزادے تھے: جعفر، عبداللہ اور فضل۔

.5 وفات

تاریخِ وفات: آپ نے 60 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

حضرت شفاء بنت عبداللہ (رضی اللہ عنہا)

.1 نام و نسب اور ابتدائی حالات

نام: شفاء بنت عبداللہ۔

خاندان: آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنو عدی سے تھا (جو کہ حضرت عمر فاروقؓ کا بھی خاندان ہے)۔

نکاح: آپ کا نکاح ابو حثمہ بن حذیفہ سے ہوا۔

قبولِ اسلام: آپ ہجرت سے پہلے ہی ایمان لا چکی تھیں اور آپ کا شمار مہاجرینِ اولین میں ہوتا ہے۔

.2 علمی کمالات اور ہنر

تعلیم و تربیت: آپ دورِ جاہلیت میں ان معدودے چند خواتین میں شامل تھیں جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔

علاج معالجہ: آپ کو دم کرنے (رقیہ) اور زخموں کے علاج میں مہارت حاصل تھی۔

استانی کا درجہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی صلاحیتوں کی قدر فرمائی اور آپ سے فرمایا کہ آپ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کو بھی لکھنا اور دم کرنا سکھا دیں۔ اس طرح آپ کو تاریخِ اسلام کی پہلی "خاتون معلمہ" کہا جا سکتا ہے۔

.3 انتظامی خدمات (مارکیٹ انسپکٹر)

حضرت عمرؓ کا احترام: حضرت عمر فاروقؓ آپ کی رائے کو بہت اہمیت دیتے تھے اور آپ کی فضیلت کا خیال رکھتے تھے۔

بازار کا انتظام: حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں آپ کی ذہانت اور امانت کی بنا پر آپ کو بازار کے معاملات کے نگرانی (احتساب) سپرد کی تھی۔ یہ کسی خاتون کو ملنے والا ایک بہت بڑا انتظامی عہدہ تھا۔

.4 بارگاہِ نبوی ﷺ میں مقام

تبرکات: حضور ﷺ کبھی کبھار آپ کے گھر تشریف لے جاتے اور آرام فرماتے۔ آپ ﷺ نے آپ کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا جہاں آپ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں۔

محبتِ رسول ﷺ: آپ کے پاس نبی کریم ﷺ کا ایک بچھونا (چادر/بستر) بطورِ تبرک تھا جسے آپ کی اولاد نے نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

.5 وفات

تاریخِ وفات: آپ نے سن 20 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا)

1. تعارف اور نام و نسب

نام: سہلہ یا رملہ۔

کنیت: ام سلیم (اسی نام سے مشہور ہیں)۔

لقب: میصاء۔

قبولِ اسلام: آپ نے مدینہ منورہ میں اسلام کے ابتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔

نکاح: آپ کا نکاح مشہور صحابی حضرت ابو طلحہؓ سے ہوا۔ (آپ کا مہر "اسلام" تھا، یعنی آپ نے ابو طلحہؓ سے کہا تھا کہ اگر وہ اسلام لے آئیں تو یہی ان کا مہر ہو گا)۔

2. خدمتِ نبوی ﷺ اور حضرت انسؓ

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ام سلیمؓ نے اپنے بیٹے حضرت انس بن مالکؓ کو آپ ﷺ کی "خدمت کے لیے پیش کیا اور عرض کیا: "یہ میرا بیٹا ہے، آپ اس کے لیے دعا فرمائیں۔

حضرت انسؓ نے دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت کی، اور یہ حضرت ام سلیمؓ کی بہترین تربیت کا نتیجہ تھا۔

3. غزوات میں شرکت اور بہادری

حضرت ام سلیمؓ نے کئی غزوات میں شرکت کی اور مردوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا۔

خدمات: آپ میدانِ جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔

جذبہ: غزوہ حنین کے موقع پر آپ نے اپنے پاس ایک خنجر رکھا ہوا تھا تاکہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں

4. صبر اور استقلال (اہم واقعہ)

امتحان میں ان کے صبر کا یہ واقعہ بہت مشہور ہے:

ایک مرتبہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا، لیکن انہوں نے اپنے شوہر حضرت ابو طلحہؓ کو فوری طور پر نہیں بتایا تاکہ وہ پریشان نہ ہوں۔ پہلے انہیں کھانا کھلایا اور پھر نہایت حکمت سے بیٹے کی وفات کی خبر دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

5. فضائل و مناقب

جنت کی بشارت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں گیا تو وہاں مجھے کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی، معلوم ہوا کہ وہ رُمیصاء (ام سلیم) ہیں۔"

تبرکات: آپ رسول اللہ ﷺ کے پسینہ مبارک کو ایک شیشی میں جمع کر لیتی تھیں اور اسے خوشبو کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔

6. وفات

آپ کی وفات خلافتِ راشدہ کے ابتدائی زمانے میں ہوئی۔

حضرت ام عطیہ بنت حارث (رضی اللہ عنہا)

.1 تعارف اور نام و نسب

نام: نسیبہ بنت حارث۔

پہچان: آپ کا شمار جلیل القدر انصاری صحابیات میں ہوتا ہے۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے بنو نجار سے تھا۔

قبولِ اسلام: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سے بیعت کرنے والی پہلی خواتین میں آپ بھی شامل تھیں۔

.2 غزوات میں شرکت اور خدمات

جہادی خدمات: آپ نے عہدِ رسالت کے سات (7) غزوات میں شرکت کی۔

ذمہ داریاں: میدانِ جنگ میں آپ مجاہدین کے لیے کھانا تیار کرتیں، ان کے سامان کی حفاظت کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی (First Aid) کرتی تھیں۔

.3 علمی مقام اور فقہی مہارت

غسلِ میت کی مہارت: جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب ؓ کا انتقال ہوا، تو آپ ﷺ کے حکم پر حضرت ام عطیہ ؓ نے انہیں غسل دیا۔

صحابہ کے لیے مرجع: غسلِ میت کے احکامات سیکھنے کے لیے جلیل القدر صحابہ اور تابعین آپ سے رجوع کیا کرتے تھے۔

حدیث: آپ سے 41 احادیث مروی ہیں۔

4. اطاعتِ رسول ﷺ اور زہد و تقویٰ

مکمل اتباع: آپ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت کو مقدم رکھتی تھیں اور آپ ﷺ کے احکامات کی سختی سے پیروی کرتی تھیں۔

صبر کا امتحان: آپ کا ایک بیٹا بصرہ میں بیمار ہوا، آپ مدینہ سے فوراً روانہ ہوئیں لیکن پہنچنے سے پہلے ہی وہ وفات پا چکا تھا۔ آپ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہیں۔

5. طب میں مہارت

آپ طب (Medicine) میں خاصی مہارت رکھتی تھیں اور خاص طور پر زخموں کے علاج میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری (رحمتہ اللہ علیہ)

.1 تعارف اور القابات

پورا نام: امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری۔

القابات: آپ کو شیخ الاسلام، زین الاسلام اور استاد الصوفیاء کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

پیدائش: 376 ہجری (بمطابق 986ء) میں نیشاپور کے قریب "استواء" نامی بستی میں ہوئی۔

بچپن: آپ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کی پرورش یتیم کی حیثیت سے ہوئی۔

.2 علمی و روحانی سفر

روحانی بیعت: آپ نے اپنے وقت کے مشہور واعظ شیخ ابو علی دقاق کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کے حلقہ مریدین میں شامل ہوئے۔

علم کا حصول: آپ نے فقہ، علمِ اصول اور دیگر علوم کے حصول کے لیے کئی اسلامی ممالک کا سفر کیا اور نامور مشاہیرِ اسلام سے فیض حاصل کیا۔

مقام و مرتبہ: شیخ علی بن عثمان ہجویری (داتا گنج بخشؒ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالقاسم قشیری اپنے زمانے کے بے مثال لوگوں میں سے تھے۔

.3 علمی خدمات:

جامع الکمالات: آپ بیک وقت محدث، مفسر اور ماہرِ علمِ تصوف تھے۔

مجمع البحرین: آپ کو "مجمع البحرین" (دو سمندروں کا سنگم) کہا جاتا تھا کیونکہ آپ کے پاس ظاہری علوم (شریعت) اور باطنی علوم (طریقت) دونوں کا کامل علم تھا۔

4. مشہور تصانیف (کتابیں)

امتحان کے حوالے سے یہ کتابیں یاد رکھنا بہت ضروری ہے:

الرسالہ القشیریہ: یہ تصوف کے موضوع پر آپ کی سب سے مشہور اور معرکۃ الآراء کتاب ہے۔

اربعون فی الحدیث: چالیس احادیث کا مجموعہ۔

کتاب المعراج: معراجِ مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر۔

ناسخ الحدیث: علمِ حدیث پر اہم تالیف۔

5. وفات اور تدفین

تاریخِ وفات: 16 ربیع الثانی 465 ہجری (بمطابق 30 دسمبر 1072ء) بروز اتوار ہوئی۔

مقامِ تدفین: آپ نیشاپور میں اپنے مرشد شیخ ابو علی دقاق کے پہلو میں دفن ہوئے۔

حضرت فریدالدین عطار نیشاپوری (رحمۃ اللہ علیہ)

.1بنیادی تعارف اور پیدائش

نام: آپ کا اصل نام ابو حامد ابن ابو بکر ابراہیم تھا۔

قلمی نام: آپ اپنے قلمی نام فریدالدین اور شیخ فریدالدین عطار سے مشہور ہیں۔

پیدائش: 545 ہجری (بمطابق 1145ء) میں ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

والد: آپ کے والد کا نام ابو بکر ابراہیم بن اسحاق تھا، جو اپنے دور کے مشہور کیمیادان (Chemist) تھے۔

.2عطار" کے معنی اور پیشہ"

لفظی مطلب: "عطار" کا لفظی مطلب ہے "ادویات کا ماہر"۔

پیشہ: یہ آپ کا خاندانی پیشہ تھا۔ آپ کا مطب (کلینک) بہت مشہور تھا جہاں روزانہ سینکڑوں لوگ علاج کے لیے آتے تھے۔ آپ نے تصوف کے باوجود اپنے مطب اور عطار خانہ سے تعلق قائم رکھا۔

.3علمی و روحانی زندگی

مہارت: آپ ایک عظیم شاعر، صوفی اور ماہرِ علومِ باطنی تھے۔ آپ کی فارسی شاعری اور صوفیانہ رنگ آج بھی دنیا بھر میں نمایاں ہے۔

اساتذہ و مرشد: *چھوٹی عمر میں اپنے والد کے مرشد حضرت قطب الدین حیدرؒ سے فیض حاصل کیا۔

تصوف کا خرقہ حضرت مجد الدین بغدادیؒ سے حاصل کیا۔

زندگی کا انقلاب: ایک درویش کے آپ کی دکان پر آنے اور ایک خاص واقعے (درویش کی موت) نے آپ کے دل پر گہرا اثر کیا، جس کے بعد آپ دنیاوی مشاغل چھوڑ کر راہِ حق پر نکل کھڑے ہوئے۔

4. مشہور تصانیف (کتابیں)

آپ نے اسرار و عرفان کے حقائق پر متعدد کتابیں لکھیں، جن میں سے مشہور یہ ہیں:

تذکرۃ الاولیاء: (صوفیائے کرام کے حالاتِ زندگی پر مستند کتاب)۔

منطق الطیر: (آپ کی مشہورِ زمانہ مثنوی)۔

اسرار نامہ اور الٰہی نامہ۔

مصیبت نامہ، جواہر نامہ اور شرح القلب۔

5. وفات اور مزار

وفات: آپ کا انتقال اپریل 1221ء (618 ہجری) میں ہوا۔

عمر: وفات کے وقت آپ کی عمر 70 برس تھی۔

مقامِ تدفین: آپ کا مزارِ مبارک ایران کے شہر نیشاپور میں واقع ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی (رحمتہ اللہ علیہ)

1. تعارف اور حسب و نسب

پورا نام: سید محمد نظام الدین۔

سلسلہ نسب: آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) تک پہنچتا ہے۔

پیدائش: صفر 636 ہجری (بمطابق 1238ء) میں بدایوں (ہندوستان) میں ہوئی۔

القابات: آپ کو سلطان المشائخ، محبوبِ الٰہی اور نظام الاولیاء کے القابات سے پکارا جاتا ہے۔

2. علمی و روحانی سفر

تعلیم: ابتدائی تعلیم بدایوں میں حاصل کی۔ مولانا علاؤالدین اصولیؒ سے بعض اہم علوم کی تکمیل کی۔

مرشد: آپ سلسلہ چشتیہ کے عظیم بزرگ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ (بابا فرید) کے مرید اور خلیفہ تھے۔

دہلی میں قیام: اپنے پیر و مرشد کے حکم پر دہلی کے محلہ غیاث پورہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور وہیں سے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔

3. اہم خصوصیات اور طرزِ زندگی

سلاطین سے دوری: آپ کے دور میں دہلی کے کئی بادشاہ (جیسے غیاث الدین بلبن کا پوتا معزالدین کیقباد) آپ کے معتقد تھے، لیکن آپ نے ہمیشہ بادشاہوں کے دربار سے دوری اختیار کی اور فقر و فاقہ کو ترجیح دی۔

لنگر اور سخاوت: آپ کی خانقاہ میں ہزاروں غریبوں اور مساکین کے لیے روزانہ کھانا پکتا تھا۔ وفات سے قبل آپ نے وصیت فرمائی کہ گھر اور خانقاہ کا سارا غلہ غریبوں میں بانٹ دیا جائے۔

4. مشہور تصانیف (ملفوظات)

آپ کی علمی خدمات اور تعلیمات ان کتابوں میں محفوظ ہیں۔

فوائد الفواد: (آپ کے ملفوظات کا سب سے مشہور مجموعہ)۔

راحت المحبین

افضل الفوائد

سیر الاولیاء

5. آپ کے چند زریں اقوال (ملفوظات)

امتحان میں ان اقوال کا ذکر بہت اچھا تاثر ڈالتا ہے:

بغیر ضرورت مال جمع نہ کرو۔

کسی کی برائی نہ کرو۔

راہِ خدا میں جتنا بھی خرچ کرو، اسے اسراف (فضول خرچی) نہ سمجھو۔

بلاضرورت قرض نہ لو۔

.6وفات اور نمازِ جنازہ

تاریخِ وفات: 18 ربیع الثانی 725 ہجری (بمطابق 3 اپریل 1325ء) بروز بدھ طلوعِ آفتاب کے وقت ہوئی۔

نمازِ جنازہ: آپ کی نمازِ جنازہ شیخ رکن الدین عالم سہروردیؒ نے پڑھائی۔

مزار: آپ کا مزارِ مبارک دہلی (بھارت) میں مرجع خلائق ہے۔

علامہ شاطبیؒ (رحمتہ اللہ علیہ):

1. نام ونسب اور پیدائش:

پورا نام: ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الشاطبیؒ۔

پیدائش: آپ سپین (اندلس) کے شہر غرناطہ میں پیدا ہوئے۔

لقب: آپ کو اپنے دور کا عظیم محدث اور فقیہ مانا جاتا ہے۔

2. علمی مقام اور طریقہ کار

استاد کا درجہ: آپ غرناطہ کی جامعہ اعظم میں قرات، حدیث، فقہ اور اصولِ فقہ کے نامور استاد تھے۔

تحقیقی ذہن: آپ نے علم کے حصول میں لکیر کا فقیر بننے کے بجائے تحقیق اور تخلیق کا راستہ اپنایا۔

سنت کی اشاعت: آپ نے اپنی پوری زندگی سنتِ نبوی ﷺ کی اشاعت اور بدعات کے خاتمے کے لیے وقف کر دی۔ اس مقصد کے لیے آپ کو بہت سی مخالفتوں کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ ثابت قدم رہے۔

3. علمی خدمات اور مشہور تصانیف

امتحان کے نقطہ نظر سے آپ کی یہ دو کتابیں سب سے اہم ہیں:

الموافقات: یہ کتاب "مقاصدِ شریعت" (شریعت کے اصل مقاصد) کے موضوع پر لکھی گئی ہے اور اصولِ فقہ کی تاریخ میں ایک شاہکار مانی جاتی ہے۔

الاعتصام: اس کتاب میں آپ نے سنت کی اہمیت اور بدعت کی حقیقت کو مفصل بیان کیا ہے۔

دیگر کتب: الافادات والِانشادات، کتاب المجالس، اور کتاب المقاصد۔

4. وفات

تاریخِ وفات: آپ کا انتقال 8 شعبان 790 ہجری (بمطابق 1388ء) میں ہوا۔

علامہ جلال الدین سیوطی:

1. ولادت اور ابتدائی زندگی:

پیدائش: یکم رجب 849 ہجری (بمطابق 3 اکتوبر 1445ء) کو مصر کے قدیم قصبے اُسیوط میں ہوئی۔اسی نسبت سے آپ کو سیوطی کہا جاتا ہے۔

اصل نام: عبدالرحمٰن بن کمال الدین۔

القاب و کنیت: کنیت ابو الفضل، لقب جلال الدین اور عرف ابن الکتب (کتابوں کا بیٹا) تھا۔

حفظِ قرآن: آپ نے صرف 8 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

2 . تعلیمی سفر اور تدریس

آغازِ تدریس: 866 ہجری میں عربی تدریس کا کام شروع کیا۔

پہلی تصنیف: اسی سال (866ھ) سب سے پہلے "شرح استعاذہ" اور "شرح بسم اللہ" تصنیف کیں۔

افتاء و حدیث: 871 ہجری میں افتاء (فتویٰ دینے) کا کام شروع کیا اور 872 ہجری میں دورہ حدیث مکمل کیا۔

3 . علمی مقام اور مہارت

آپ بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔

سات علوم میں مہارت: علامہ سیوطیؒ کے بقول اللہ تعالیٰ نے انہیں سات علوم میں تبحر (مہارت) عطا فرمایا:

1۔ تفسیر 2. حدیث 3. فقہ 4. نحو 5. معانی 6. بیان 7. بدیع۔

حفظِ حدیث: آپ کو دو لاکھ (200,000) احادیث یاد تھیں۔

دعا کی قبولیت: آپ نے حج کے موقع پر آبِ زمزم پی کر یہ دعا مانگی تھی کہ فقہ میں علامہ بلقینیؒ اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کا رتبہ مل جائے، جو قبول ہوئی۔

4 . مشہور تصانیف

آپ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ چند مشہور یہ ہیں:

تفسیر: تفسیر جلالین، تفسیر درِ منثور

علوم القرآن: الاتقان فی علوم القرآن (مشہور ترین کتاب)۔

تاریخ: تاریخ الخلفاء۔

دیگر: اصولِ تفسیر، اسماء الرجال، فقہ اور سیرت پر متعدد کتب۔

استغناء: آپ دنیاوی مال و دولت سے بے نیاز تھے۔ امراء کے تحائف قبول نہیں کرتے تھے۔

وفات: آپ نے 61 سال کی عمر پائی اور 19 جمادی الاول 911 ہجری (بمطابق 18 اکتوبر 1505ء) کو اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

علامہ ابن خلدون:

1. ولادت اور خاندانی پس منظر:

پیدائش: علامہ ابن خلدون 732 ہجری (بمطابق 1322ء) میں تیونس میں پیدا ہوئے۔

اصل نام: آپ کا اصل نام عبدالرحمن بن محمد تھا۔

خاندان: آپ کا خاندان پہلے جزیرہ نما عرب سے اندلس (اسپین) منتقل ہوا اور وہاں سے تیونس آکر آباد ہوا۔

شہرت: آپ دنیائے اسلام کے مایہ ناز مورخ، فلسفی اور سیاستدان کے طور پر مشہور ہیں۔

2. تعلیم و تربیت اور ابتدائی دور:

کم عمری میں ہی قرآن مجید حفظ کیا اور حدیث، فقہ، فلسفہ، ادب اور تاریخ جیسے علوم میں مہارت حاصل کی۔

آپ کو علم و فضل کی وجہ سے بہت شہرت ملی اور آپ شاہی کاتب مقرر ہوئے۔

3. قاہرہ آمد اور عہدہ قضاء:

اسکندریہ سے ہوتے ہوئے قاہرہ پہنچے اور جامعہ الازہر میں اسلامی علوم کی تدریس سے وابستہ رہے۔

قاضی کا عہدہ: سلطان سیف الدین برقوق نے 786 ہجری میں آپ کی قابلیت سے متاثر ہو کر آپ کو فقہ مالکیہ کا قاضی مقرر کیا۔

ذاتی سانحہ: جب آپ کا خاندان تیونس سے بحری جہاز کے ذریعے مصر آرہا تھا تو طوفان کی وجہ سے جہاز غرق ہو گیا اور آپ کے اہل و عیال جاں بحق ہو گئے۔ اس شدید صدمے کے باوجود آپ نے ہمت نہ ہاری اور علمی کام جاری رکھے۔

4. علمی اسفار اور سیاسی خدمات

حج اور تاریخ کی تکمیل: 789 ہجری میں حج کی سعادت حاصل کی اور واپسی پر قاہرہ میں اپنی عظیم الشان کتاب "تاریخ ابن خلدون" مکمل کی۔

امیر تیمور سے ملاقات: 803 ہجری میں دمشق میں فاتح امیر تیمور سے ملاقات ہوئی، جہاں آپ نے اسے "المغرب" (شمالی افریقہ) کے حالات سے آگاہ کیا اور ایک مفصل دستاویز مرتب کی۔

5. ابن خلدون کا عظیم علمی شاہکار

مقدمہ ابن خلدون: آپ کا سب سے بڑا کارنامہ آپ کی تاریخ کی کتاب کا پہلا حصہ ہے جسے "مقدمتہ فی التاریخ" یا عمومی طور پر "مقدمہ ابن خلدون" کہا جاتا ہے۔

بانیِ عمرانیات: آپ کو تاریخ اور عمرانیات (Sociology) کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

موضوعات: اس کتاب میں فلسفہ تاریخ، سیاست، معاشیات اور عمرانیات کے گراں قدر خزانے موجود ہیں۔ اس کا ترجمہ یورپ کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔

6. وفات

اگرچہ اندلس اور تیونس کے لوگ چاہتے تھے کہ آپ اپنے وطن واپس آئیں، لیکن آپ کی زندگی کے آخری ایام مصر میں گزرے۔

آپ کا انتقال آخری ہجری 808 (بمطابق 1406ء) میں مصر میں ہوا۔